(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط)

ایک مسلمان کی عزت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

الله ﷻ

یاالٰہی! جو کوئی رسالہ "ایک مسلمان کی عزت" کے ۲۲ صفحات پڑھ یا سُن لے دنیا و آخرت میں اُس کی عزت سلامت رکھ۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

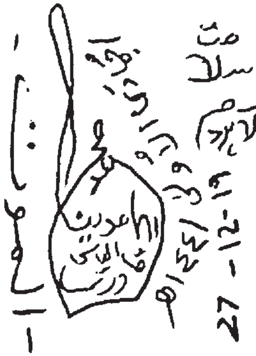

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم
(ذوقِ نعت)

صلّوا علی الحبیب!
صلّی اللہُ علیٰ محمّد

www.dawateislami.net

غیبت کے انداز

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''عُیُونُ الْحِکَایات'' حصّہ دُوُم (413 صَفْحات) صَفْحہ 313 پر ہے حضرتِ سیِّدُنا حَارِث مُحَاسِبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غیبت** سے بچ! بے شک وہ ایسا عجیب شَر (یعنی برائی) ہے جسے انسان خود آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ تیرا اُس چیز کے بارے میں کیا خیال ہے جو تجھے احسان فراموشی پر اُبھارے، تیری اتنی نیکیاں چھین کر اُن کو دے دے جن کی تُو نے **غیبت** کی ہے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں کیونکہ بروزِ قِیامت دِرہم و دینار کام نہیں آئیں گے۔ بے شک! جتنا تُو مسلمانوں کی عزّت کو نقصان پہنچائے گا اُتنی ہی مقدار میں تیرا دین تجھ سے لے لیا جائے گا، لہٰذا **غیبت** سے بچ، **غیبت** کے مَنْبَع (یعنی نکلنے کی جگہ) اور اس کے اَسباب کو پہچان کہ تجھ پر **غیبت** کن کن جگہوں سے آتی ہے۔ **مزید فرماتے ہیں:** توجُّہ سے سُن! بے شک بَعض جاہل و نادان اس انداز پر بھی **غیبت** میں مُبتَلا ہوتے ہیں کہ گنہگاروں پر خواہ مخواہ **غصّے** ہوتے اور ان سے **حسد** اور **بدگُمانی** کرتے ہیں پھر شیطان کے بَہکاوے میں آ کر مَعَاذَاللہ اُس **غصّے** کو ''دینی غیرت'' کا نام دیتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میں اپنی ذات کیلئے غصّہ نہیں کر رہا میں تو دین کے نقصان کی وجہ سے فُلاں کو بُرا بھلا کہتا یا ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہوں! یہ ایسی برائیاں ہیں جو کہ عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں۔ بعض لوگ اہلِ عِلْم ہونے کے باوُجُود شیطان کے دھوکے میں آ کر جب کسی کی بُرائی بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ''ہم تو اس کی نصیحت اور اِصلاح کے لئے ایسا کر رہے ہیں، ہم تو اس کے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اگر واقِعی وہ خیر (یعنی بھلائی) کے طالب ہوتے تو کبھی **غیبت** جیسی آفت میں نہ پڑتے اور ان کی نصیحت ان کیلئے **غیبت** پر مُعاوِن (مددگار) نہ ہوتی۔ (بلکہ جس نے غَلَطی کی ہے براہِ راست اُس کو سمجھاتے یا اِصلاح کا شَرعی طریقہ اختیار کرتے، پیٹھ پیچھے غیبت کرتے پھرنا یہ کون سا اِصلاح کا طریقہ ہے!)

توجُّہ سے سن! بسا اَوقات نیک پرہیزگار لوگ بھی **حیرت** کا اظہار کرنے کے انداز میں اپنے مسلمان بھائی کی

www.dawateislami.net

غیبت کر بیٹھتے ہیں۔ رہے استاد، سردار اور افسر وغیرہ تو بعض دفعہ وہ شفقت و رحم دلی کے طریقے سے **غیبت** کی گہری کھائی میں جا گرتے ہیں۔ مَثَلاً اپنے شاگرد یا ماتحت کے بارے میں کہتے ہیں: ''افسوس! وہ فُلاں فُلاں غَلَط کام (مَثَلاً بُری صُحبت یا نشے کی نُحوست) میں پڑ گیا، کاش! بے چارہ فُلاں بُرائی (مَثَلاً ہیروئین پینے) کا مُرتکب نہ ہوتا!'' درحقیقت وہ افسوس نہیں کر رہے ہوتے اِس طرح کی باتیں کر کے اِس بہانے وہ اُس کی پولیں کھول ڈالتے ہیں مگر سمجھتے یہ ہیں کہ ہم اس سے مَحبَّت اور ہمدردی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ **غیبت** کے گُناہ میں پڑ چکے ہوتے ہیں، ورنہ اپنے ماتَحت یا شاگرد کا کیا خوف؟ پیچھے سے اِس طرح **غیبت** کرنے کے بجائے براہِ راست اُس کو سمجھا کر سچّی مَحبَّت کا ثبوت دے سکتے تھے۔ بعض اوقات ایک شخص کسی کی بُرائی کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے: ''میں نے اس کی بُرائی پر تم کو اِس لئے مُطّلع کیا ہے تاکہ تم اپنے بھائی کے لئے **خُصُوصی دُعا** کرو۔'' اپنے گمان میں یہ اسے ہمدردی و شفقت سمجھتا ہے لیکن حقیقت میں یہ **غیبت** کر رہا ہوتا ہے۔ اللہُ الرَّحْمٰن ہمیں شیطان کے خُفیہ واروں سے بچائے۔ ہم اللہُ ربُّ العِزّت کی بارگاہِ رَحمت میں دُعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی **غیبت** سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (عُیونُ الحِکایات (عربی) ص ۳۸۱ مُلَخَّصاً)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

افسوس مَرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا

دے دیجے شِفا عَرض اے سرکارِ مدینہ ہے (وسائِلِ بخشش (مُرَمَّم) ص ٤٩٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نابالغ کی غیبت!

جس طرح بچّے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اِسی طرح اُس کی **غیبت** کی بھی مُمانَعت ہے۔ خواہ ایک ہی دن کا بچّہ ہو، بِلا مَصْلَحتِ شَرعی اُس کی بھی بُرائی

www.dawateislami.net

بیان نہ کی جائے۔ ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ان کو چاہئے کہ بِلا ضرورت اپنے بچّوں کو پیچھے سے (اور منہ پر بھی) ضِدّی، شرارتی، ماں باپ کا نافرمان وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچّے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟

حضرتِ علّامہ عبدالحی لکھنوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرتِ علّامہ سیِّدُنا ابنِ عابِدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے امام ابنِ حَجَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے نَقْل کیا ہے: "جس طرح بالغ کی غیبت حرام ہے اُسی طرح نابالغ اور مجنون (یعنی پاگل) کی غیبت بھی حرام ہے۔" (رَدُّالمُحتار ج٦ص٦٧٦) لیکن راقِمُ الْحُرُوف (یعنی مولٰینا عبدالحی صاحِب) کے نزدیک تفصیل بہتر ہے: ﴿1﴾ ایسا نابالغ بچّہ جو فِی الْجُملہ (یعنی تھوڑی بہُت) سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی بُرائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ مَعْتُوہ (یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمّت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ (بچّے) کی غیبت جائز نہیں اِسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے ﴿2﴾ ایسے ناسمجھ بچّے (مَثَلاً دُودھ پیتے بچّے) اور پاگل کی بھی غیبت جائز نہیں جن کا کوئی والی وارِث ہے، بے شک وہ بچّہ یا پاگل اپنی تعریف یا بُرائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تاہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ کو بُرا لگے گا ﴿3﴾ ایسا لاوارِث بچّہ یا لاوارِث پاگل جو اپنی تعریف وغیبت سے خوش اور ناخوش ہونے کی صلاحیّت نہیں رکھتا اُس کی غیبت جائز ہے مگر زَبان کو ایسوں کی غیبت سے بھی روکنا ہی بہتر ہے (کیوں کہ بعض فُقَہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم نے مُطلقاً یعنی ایک دن کے بچّے اور مکمَّل پاگل کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے)

(ماخوذ از: غیبت کیا ہے؟ ص٢٠،٢١)

چھوٹے بچّے کی غیبت کی 17 مثالیں

بہر حال پاگل ہو یا سمجھدار، بالغ ہو یا نابالغ، بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچّہ ہر ایک کی غیبت سے بچنا چاہئے، بچّوں کی غیبتوں کی بے شمار مثالیں ہو سکتی ہیں، کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بہُت کم لوگوں کی توجُّہ ہے، جو مُنہ

www.dawateislami.net

میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نُمونتاً صرف 17 **مثالیں** پیش کی جاتی ہیں جو کئی صورتوں میں غیبت میں داخِل ہوسکتی ہیں: ✿ بستر گندا کردیتا ہے ✿ اتنا بڑا ہوگیا مگر تمیز نہیں آئی ✿ اِس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے ✿ چھوٹی بہن کو نوچتا ہے ✿ چھوٹے منّے کو گود میں لو تو بڑا منّا **حسد** کرتا ہے ✿ دونوں منّے ایک دوسرے کی چُغلیاں کھاتے رہتے ہیں ✿ چھوٹا پڑھائی میں بہُت ذہین ہے مگر بڑا 8 سال کا ہوا ابھی تک کُند ذِہن ہے ✿ ماں کو بہُت تنگ کرتا ہے ✿ مُنّی رات کو بہُت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہے ✿ مُنّے نے غصّے میں لات مار کر پانی کا کولر اُلٹ دیا ✿ بہُت چڑ چِڑا ہوگیا ہے ✿ بات بات پر روٹھ جاتا ہے ✿ روزانہ کھانے کے وَقت جھگڑتا ہے ✿ پڑھنے میں کمزور ہے ✿ بڑی بچّی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرادیا ✿ بس لڑتا ہی رہتا ہے ✿ صُبح اٹھا اٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔

بچوں کو غیبت مت کرنے دیجئے

عُموماً بچّے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی تُتلی زَبان میں یا اشاروں سے **غیبتیں** کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑاتا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اِس کی نَقل اُتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور گھر والوں سے داد وُصول کرتے ہیں حالانکہ کسی مُعَیَّن ومعلوم مَعذور کی اِس طرح کی نَقّالی بھی **غیبت** ہے۔ باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچّہ یا بچی دن بھر کی ''کارکردگی'' سناتے ہیں، اِس سے لطف تو بہُت آتا ہے مگر اُس کارکردگی میں **غیبتوں** کی بھی اچّھی خاصی بھرمار ہوتی ہے! بچّوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگر اولاد کی صحیح تربیَت کرنا چُونکہ والِدَین کی ذمّے داری ہے اور یوں بچّوں کی زَبانی **غیبتیں** سننے سے اولاد کی غَلَط تربیَت ہوتی ہے لٰہذا اولاد کی غلط تربیَت کا وَبال ماں باپ کے سر آجاتا ہے، یقیناً بچّوں کے **غیبت** کرنے پر ہنس پڑنے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اِس طرح **غیبت** کی تربیَت حاصِل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر **غیبت** کے گناہ میں پکّے ہوچکے ہوتے ہیں۔ لٰہذا جب بھی بچّہ **غیبت** کرے، چُغلی کھائے یا **جھوٹ** بولے تو اُس کی تُتلی زَبان سے مَحظُوظ یعنی لُطف اندوز ہوتے ہوئے

شیطان کے بہکاوے میں آکر ہنسامت کیجئے، ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہوجایئے اُس بات پر اُس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسِب انداز میں اُس کو سمجھایئے، جب بار بار اُس کو سمجھاتے رہیں گے اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد **غیبت** وغیرہ پر اُسے داد نہیں دیگا تو اِنْ شَآءَاللہ خود بھی **غیبت** وغیرہ سُننے کی آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور مُنّا بھی بڑا ہو کر اِنْ شَآءَاللہ نیک بندہ بنے گا اور **غیبت** وغیرہ سے نفرت رکھے گا۔

بچّوں کی فریاد رَسی کیجئے!

ہاں اگر مُنّا مَحض بولنے کی خاطر نہیں بول رہا بلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اُس کی فریاد سنئے اور امداد کیجئے۔ مَثَلاً مُنّا کہنے لگا کہ مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چُھپا دیا ہے تو یہ **غیبت** نہیں، کیوں کہ مُنّا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کریگا! لہٰذا آپ مُنّی سے اُس کا کھلونا دلا دیجئے۔ اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد مُنّا اِسی بات کو مُنّی کی غیر موجودگی میں مَثَلاً اپنی امّی سے ذِکر کرتا ہے کہ ''مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر چُھپا دیا تھا تو ابّو نے مُنّی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا'' تو یہ بَہَرحال **غیبت** ہے اگرچِہ بچّوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔ عُمُوماً بچّے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد کی اور وہ فریاد رسی یعنی اِمداد نہیں کر سکتا۔ تو اب **غیبت** پر مبنی فریاد نہ سنے بلکہ حَتَّی الْاِمْکان اچھے انداز میں بچّے کو ٹال دے۔

بچّوں سے صادِر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں

❁ میرا کھلونا توڑ دیا ہے ❁ میری ٹافی چھین کر کھالی ❁ میری آئسکریم گرادی ❁ مجھے پیچھے سے ''ہاؤ'' کر کے ڈرا دیتا ہے، شریر کہیں کا ❁ مجھ پر بلّی کا بچّہ ڈالدیا ❁ مجھے ''گندا بچّہ'' کہہ کر چِڑاتا ہے ❁ میری نوٹ بُک پھاڑ دی ❁ مجھے دھکّا دے کر گرا دیا ❁ میرے کپڑے گندے کر دیئے ❁ اپنی بابا سائیکل میرے پاؤں پر چڑھا دی ❁ اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے ❁ وہ گندا بچّہ ہے ❁ امّی کے پاس میری چُغلیاں لگاتا ہے ❁ جھوٹ بول کر استاد سے مجھے

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

مار کھلائی تھی ❁ امّی مدرَسے کا بولتی ہے تو روتا ہے ❁ مُنّی امّی کو مارتی ہے ❁ اُستاد نے اُس کو کل ''مُرغا'' بنایا تھا ❁ اتنا بڑا ہو گیا مگر نِپّل چُوستا ہے ❁ ہر وَقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے ❁ روز روز پنسل گُما دیتا ہے ❁ اُس دن ابّو کی جیب سے پیسے چُرائے تھے ❁ اُس دن امّی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچّوں کو جھوٹے بہلاوے مت دیجئے

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 (312 صَفْحات) صَفْحہ 159 تا 160 پر ہے: ابوداؤد و بَیْہَقی نے عبداللہ بن عامِر رضی اللہ عنہ سے رِوایت کی، کہتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی۔ حُضُور (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا، کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جھوٹ لکھا جاتا۔'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٨٧ حدیث ٤٩٩١)

دیکھا آپ نے! بچوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی اِجازت نہیں، افسوس! آج کل بچّوں کو بہلانے کیلئے اکثر لوگ جھوٹ موٹ اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے، ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔ اِسی طرح ڈرانے کیلئے اکثر مائیں بھی جھوٹ بولدیا کرتی ہیں کہ وہ بلّی آئی، کُتّا آیا وغیرہ۔ جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو چاہئے کہ سچّی توبہ کریں۔

گونگا قادیانی کیسے مسلمان ہوا

مَدَنی مُنّوں کی غیبتوں سے خود کو بچانے اور ان کا بھی غیبتوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، مَدَنی قافلوں کے مسافِر بنئے، سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے، مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق اپنی زندگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک انوکھی مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، غور سے سنئے اور

www.dawateislami.net

جھومئے: چُنانچِہ صوبہ پنجاب کے شہر **خوشاب** میں ایک گونگے بہرے اسلامی بھائی جو **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے گُناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو چکے تھے۔ اُن کے گھر کے قریب ایک گونگے بہرے شخص کی رہائش تھی جو **قادیانی** تھا۔ یہ **"گونگے اسلامی بھائی"** اُس گونگے قادیانی سے ملاقات کر کے اشاروں کی زَبان میں **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے راہِ حق کی دعوت پیش کیا کرتے اور اسے سمجھاتے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں اور حقیقی قَلْبی سکون بھی اسی مذہبِ حَق کی قبولیَّت میں ہے۔ وہ گونگا قادیانی دعوتِ اسلامی کے گونگے مبلّغ کی پُر تاثیر مَدَنی باتوں میں دلچسپی تو لیتا مگر کوئی واضح جواب نہ دیتا۔ وہ (گونگا قادیانی) کچھ دنیوی مسائل کی وجہ سے بَہُت پریشان تھا اور سکون کی تلاش میں تھا۔ اسی دَوران دعوتِ اسلامی کے **گونگے مبلّغ** نے اسے **دعوتِ اسلامی** کے بین الاقوامی تین دن کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی، جسے اس نے قبول کرلیا۔ جب وہ **"گونگا قادِیانی"** مدینۃ الاولیا (ملتان شریف) **دعوتِ اسلامی** کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کے لئے **صحرائے مدینہ** پہنچا تو ہر طرف **سبز سبز عمامہ شریف کی بہاریں** اور **دُرود و سلام کی صدائیں** تھیں، اَلْغَرَض ایک عجیب روح پَرور سماں تھا۔ یہ مناظر دیکھ کر وہ گونگا قادِیانی اس **مَدَنی ماحول** سے اس قدر مُتأَثِّر ہوا کہ اس نے وہیں اجتماع میں اپنے باطل مذہب قادیانیّت سے توبہ کی اور **کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا** اور **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر **"قادِری رضوی"** بھی بن گیا۔

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے　　میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

عرصۂ محشر میں آقا لاج رکھنا آپ ہی　　دامنِ عطّار ہے سرکار بے حد داغدار (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مسلمان کی بے عزّتی کبیرہ گناہ ہے

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزّتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٧)

خدا و مصطفٰے کو ایذا دینے والا

اے عاشقانِ رسول! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کا مُحافظ ہے مگر افسوس! ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جی بھر کر غیبتیں کر رہا ہے اور چُغلیاں کھا رہا ہے، بِلا تکلُّف تہمتیں لگا رہا ہے، بِلاوجہ دل دُکھا رہا ہے، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے، **"ظُلم کا انجام"** صَفحہ 19 تا 20 پر ہے: **حقوقُ العباد** کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُموماً اِس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصّے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر "خواص" بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرْعی دل آزاری گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فتاویٰ رضویہ شریف جلد 24 صَفْحہ 342** میں **طَبَرانی شریف** کے حوالے سے نَقل کرتے ہیں: سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ۔** (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرْعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے **اللہ** پاک کو ایذا دی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ٢ ص ٣٨٧ حدیث ٣٦٠٧) **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں **اللہ** پاک پارہ 22 **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** آیت نمبر 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

(پ ۲۲، الاحزاب ۵۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں **اللہ** اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور **اللہ** نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیّار کر رکھا ہے۔

مومن کی حُرمت کعبے سے بڑھ کر ہے

"سُنَنِ اِبنِ ماجہ" میں ہے: ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے کعبۂ معظّمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: **مومن کی حُرمت تجھ سے زِیادہ ہے۔** (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ٤ ص ٣١٩ حدیث ٣٩٣٢)

کامل مسلمان کی تعریف

سرکارِ مدینۂ مُنوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زَبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(صَحیح بُخاری ج ١ ص ١٥ حدیث ١٠)

دائرۂ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ

اے عاشقانِ رسول! کامل مسلمان وُہی ہے جو زَبان سے کسی کو گالی نہ دے، بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی **غیبت** نہ کرے، کسی کو بے وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، کسی کی دل آزاری نہ کرے، بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقید بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص ایسا نہ ہوا بلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف اِیذا دینے والے انداز سے اشارہ کیا، ہر شخص اُس سے تنگ و بیزار رہا تو وہ شخص **کامل مسلمان** نہیں ہے، ایمان اس کے دل میں مضبوط نہیں ہے،

www.dawateislami.net

اِنتِقال کے وَقْت اِحتِمال ہے کہ مَعاذَاللّٰہ شیطان غالِب آجائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور مَعاذَاللّٰہ ثُمَّ مَعاذَاللّٰہ وہ شخص دائرۂ ایمان سے نکل جائے اور اللہ کریم نہ کرے اس کا قدم صراطِ مُستقیم سے پھسل جائے اور وہ جہنَّم کی راہ اختیار کرے، جنّت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا ایمان کامل ہو، اسلام کی سچّی مَحبّت اُس کے دل کو حاصِل ہو، کامِل مسلمانوں والے اَعمال واَفعال اس کے اندر پائے جاتے ہوں، بندوں کے حُقُوق گردن پرنہ اُٹھائے ہوں، اِس صورت میں بفضلِہٖ تعالیٰ شیطان کا وَسوَسہ موت کے وَقْت اثر انداز نہ ہوگا، دریائے ایمان جوش مارے گا۔ فِرِشتہ ابلیس کو بھگا دے گا، وساوِس کو دُور کرے گا، اس لئے خاتمہ بِالْخیر ہوگا، شیطان اپنا سَر پیٹے گا، اپنے سَر پر خاک اُڑائے گا اور بہُت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بدعقیدگی سے توبہ

اے عاشقانِ رسول! کامل مسلمان بننے کیلئے، **غیبت** کرنے سُننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کرکے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اور ہفتہ

وارسنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ **لطیف آباد** حیدر آباد (بابُ الْاِسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بعض لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر ذِہن خراب ہو گیا تھا اور وہ تین سال تک **نیاز شریف** اور **میلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اعتِراض کرتے رہے، انہیں پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت **شَغَف** تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غَلَط صحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اِتِّفاق سے ایک بار انہوں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور انہوں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سوگئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں خواب میں **سبز سبز گُنبد** کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ ان کی زَبان سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ** جاری ہو گیا۔ صُبْح جب اُٹھے تو اُن کے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، وہ اِس سوچ میں پڑ گئے کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیت کا **مَدَنی قافِلہ** ان کے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے انہیں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی دعوت دی، وہ چُونکہ مُتَذَبذِب (Confused) تھے اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافلے** کے مسافِر بن گئے۔ انہوں نے سفید عِمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافلے** والوں نے سفر کے دَوران ان پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اس کے مطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے **مَدَنی انعامات** کا بغور مُطالَعہ کیا تو چونک اُٹھے کیوں کہ انہوں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اور **مَدَنی انعامات** کی بَرَکت سے ان پر **اللہ** کریم کا فضل ہو گیا۔ انہوں نے مَدَنی قافلے کے تمام مسافِروں کو جَمْع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جایئے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت و مَسرّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکتی (ایک بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر انہوں نے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم

www.dawateislami.net

شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ وہ 35 سال سے **سانس کے مَرَض** میں مُبتَلا تھے، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز ان کی سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر انہیں سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** وہ سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللّٰہ** پاک اور اس کے **پیارے رسول** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنت ،تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں،قافلے میں چلو
صحبتِ بد میں پڑ،کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں،قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدمذہبوں سے دور رہنے کی حدیثوں میں تاکید

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی کیسی بَرَکتیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس خوش نصیب اسلامی بھائی کو **دُرُودِ پاک کی کثرت** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی قافلہ** بھی مِلا اور اُس پر ہدایت کا راستہ بھی کُھلا۔ یہ اسلامی بھائی بدمذہبوں کی صُحبت کی وجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے، ہم سبھی کو چاہئے کہ بُری صُحبت سے ہمیشہ دُور رہیں اور فقط **عاشقانِ رسول** ہی کی صُحبت اپنائیں۔ بدمذہبوں کی صُحبت ایمان کیلئے زہرِ قاتِل ہے، ان سے دوستی اور تعلُّقات رکھنے کی احادیثِ مبارَکہ میں مُمانَعت ہے۔ چُنانچہ سلطانِ عَرَب، محبوبِ رب صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ”جو کسی **بدمذہب** کو سلام کرے یا اُس سے **بَکُشادہ پیشانی** ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل

خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو **اللہ** پاک نے **محمد** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم پر اُتاری۔'' (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۲۶۲)

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے کسی **بدمذہب** کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۱۱۸ حدیث ۶۷۷۲) میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فتاویٰ رضویہ شریف** جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سُنّیوں کو غیر مذہب والوں سے اِختلاط (میل جول) ناجائز ہے خُصوصاً یُوں کہ وہ (بدمذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سُنّی) ماتحت۔ قالَ اللّٰہ تعالٰی: (یعنی **اللہ** پاک فرماتا ہے)

وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

(پ ۷، الانعام ۶۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم **کا فرمانِ معظَّم** ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص ۹ حدیث ۷)

بدمذہب کو اُستاد بنانا

بدمذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی مُمانعَت کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی عِلْم عاقِل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ **عمران بن حِطّان رقاشی کا قصّہ مشہور ہے، یہ تابِعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت** (سے شادی کرکے اس) **کی صُحبت میں** (رہ کر) **مَعاذَ اللہ خود خارِجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ** (اس سے شادی کر کے) **اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔** (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصِل کریں جو بزُعمِ فاسِد خود کو بہت ''پکّا سُنّی'' تصوُّر کرتے اور کہتے

سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہِلا نہیں سکتا، ہم بہُت ہی مضبوط ہیں!) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: جب صُحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہوگیا) تو (بدمذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہُت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو آپ (خودہی) دین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بد دین ہوجانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ص ۶۹۲)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عذابِ قبر کے ہولناک مناظر

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بقیعِ غَرقد تشریف لاکر دو قبروں کے پاس کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تم نے فُلاں اور فُلانہ کو، یا فرمایا: فُلاں فُلاں کو دفن کر دیا؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جی ہاں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (باِذنِ پروردگار غیب کی خبریں دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ابھی ابھی فُلاں کو (قبر میں) بٹھا کر مارا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اسے اتنا مارا گیا ہے کہ اس کا ہر ہر عُضْو جدا ہو چکا ہے اور اس کی قَبْر میں آگ بھڑکا دی گئی ہے اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے جسے سوائے جنّ و اِنسان کے تمام مخلوق نے سن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فَساد نہ ہوتا اور تم زیادہ

www.dawateislami.net

باتیں نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر فرمایا: اب دوسرے کو بھی مارا جارہا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اسے بھی اس قدر زور سے مارا گیا ہے کہ اس کی بھی ہر ہر ہڈّی جُدا ہوگئی ہے اوراس کی قبر میں بھی آگ بھڑکا دی گئی ہے، اس نے بھی ایسی **چیخ** ماری ہے جسے جنّ و اِنسان کے علاوہ تمام مخلوق نے سُن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ کلام نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ صَحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: **پہلا پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا** (یعنی غیبت کرتا) **تھا۔** (صَرِیحُ السُّنَۃ لِلطَّبَری ص٤٣ حدیث٤٠)

مسلمانو! ڈر جاؤ!

اے عاشِقانِ رسول! اِس روایت میں **غیبت** کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے والوں کیلئے عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں، پیشاب کرکے جو لوگ پاکی حاصِل نہ کرکے بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک کرلیتے ہیں اُن کو بھی ڈر جانا چاہئے، **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: پیشاب سے بچو عام طور پر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (سُنَنِ دار قُطنی ج١ ص١٨٤ حدیث٤٥٣)

اِس ضِمن میں ایک لرزہ خیز حکایت مُلاحظہ ہو چُنانچِہ

پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب، ''**عُیُونُ الْحِکَایات**'' حِصّہ دُوُم (413 صَفْحات) صَفْحہ 187 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللہ ابن عُمَر** رضی اللہ عنہما **فرماتے ہیں: ایک** مرتبہ دَورانِ سفر میرا گُزر زمانۂ جاہلیت کے قبرِستان سے ہوا۔ یکایک ایک **مُردہ قَبْر سے باہَر نکلا**، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ''اے **عبد اللہ! مجھے** تھوڑا سا پانی پلادو!'' میں نے دل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عَرَبوں کے طریقے کے مطابق

www.dawateislami.net

''عبد اللہ'' کہہ کر پکار رہا ہے۔ پھر اچانک اسی قَبْر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: ''اے عبد اللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ **کافر** ہے۔'' دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قَبْر میں لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قَبْر تھی، میں نے قَبْر سے یہ آواز سنی: بَولٌ وَّما بَولٌ؟ شَنٌّ وَّماشَنٌّ ؟ یعنی ''پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' اِس آواز کے مُتَعَلِّق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قَبْر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ **پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا**، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے، لیکن تُو اس مُعامَلے میں بِالکل بھی اِحتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجُّہ نہ دیتا، پھر یہ مرگیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قَبْر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: شَنٌّ وَّما شَنٌّ ؟ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اِس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اِس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شدّت سے وہ بے ہوش ہوکر گر گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قَبْر سے آواز آتی ہے: شَنٌّ وَّما شَنٌّ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہوکر سارا واقِعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تنہا سفر کرنے سے منْع فرمادیا۔

(عُیونُ الْحِکایات (عربی) حصّہ ٢ ص٣٠٧)

www.dawateislami.net

ہر گُناہ کے بدلے ایک عُضْو کاٹا جائے گا!

اے عاشِقانِ رسول! گناہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو اگر اُس پر پکڑ ہوئی تو خدا کی قسم! اُس کا عذاب نہ سہا جا سکے گا۔ گناہوں کی سَزا سے ڈراتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالوہّاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ درہم (اَحناف کے نزدیک دس درہم) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا سب سے چھوٹا گُناہ بھی پانچ دِرہم کی چوری سے تو زیادہ ہی قبیح (یعنی بُرا) ہے لہٰذا تمہارے **ہر گُناہ کے بدلے آخرت میں تمہارا ایک عُضْو کاٹا جائے گا۔** (تنبیہُ المُغتَرِّین ص۱۷۲)

نزع، قبر اور منکر نکیر کی خوفناک منظر کشی!

اے عاشِقانِ رسول! واقعی قبر کا مُعاملہ بے حد تشویش ناک ہے، کیا معلوم آج ہی موت آجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہم قَبْر کی تنہائیوں میں جا پہنچیں، اوّل تو موت کے صدمے کا تصوُّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے **خدا و مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے برداشت ہو سکے گا! **مُردے کے صدمے** کا نقشہ کھینچتے ہوئے **میرے** آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اُٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سو ضَرْبِ شمشیر (یعنی تلوار کے سو وار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضَرْبِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سَخت تر، بلکہ مَلَکُ الْموت (عَلَیْہِ السَّلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بے کسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سَخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواس بجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، ابرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زَن، سانس جیسے آگ کی لپَٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قدوقامت جُسم و جَسامت بلا و قیامت کہ

www.dawateislami.net

ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شُمار کلومیٹرز) کا فاصلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جِنّ و اِنس جَمْع ہو کر اُٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلت نہ دینا، کڑکتی جھڑکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا یَا کَرِیْمُ یَا جَمِیْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَ سَائِرِ الْاُمَّۃِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (ترجمہ: اور اللہ (پاک) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحْم و کرم فرما، اے ربِّ جمیل! دُرُود و سلام بھیج نبیِّ رَحمت (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بَقِیّہ تمام اُمّت پر۔ قبول فرما، قبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحْم و کرم فرمانے والے!) (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۹۳۴ تا ۹۳۷)

کھڑے ہیں مُنکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے (حدائقِ بخشش ص۱۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ذہنی کشمکش سے نجات ملی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیَت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر

کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ سنّتوں بھرے اجتماعات میں حاضری دیجئے اور وہاں بغور بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے مُلاحَظہ فرمائیے: **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی داؤد انجینئرنگ کالج بابُ المدینہ کراچی کے طالبِ علم تھے، بُرے اور بدعقیدہ لوگوں کی صُحبتوں نے انہیں نظریات کے مُعامَلات میں "**ذِہنی کشمکش**" میں مبتلا کردیا تھا، وہ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ کون سیدھے راستے پر ہے۔ 2 سال کا طویل عرصہ یونہی گزر گیا۔ ایک روز ان کی ملاقات ایک ایسے نوجوان سے ہوئی جس کا انداز و کردار ان کے دل میں اتر گیا۔ اس عاشقِ رسول نے سفید لباس پہنا ہوا تھا، سَر پر سبز سبز عمامہ شریف اور چہرے پر **عبادت کا نُور** تھا، اُس اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے انہیں **صحرائے مدینہ**، مدینۃُ الاَولیا ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین دن کے بینَ الاَقوامی **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ وہ پہلے ہی اُن سے مُتاثِّر ہو چکے تھے، انکار کیونکر ہوسکتا تھا! انہوں نے بینَ الاَقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ حج کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں مسلمانوں کے جَمع ہونے کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں ڈَبڈَبا گئیں، (یعنی آنسو آگئے) ان کے دل نے گواہی دی کہ یہی "**اَہلِ حق**" ہیں۔ آخری دن (**۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ / 26.09.2004**) ہونے والے بیان "**اللہ کی خُفیہ تدبیر**" سن کر ان کے رُونگٹے کھڑے ہوگئے، پھر رقّت انگیز دُعا نے ایسا اثر کیا کہ ان کی زندگی بدل گئی، اور ان کے اندر کثرت سے **نیکیاں** کرنے کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ چِہرے پر سنّت کے مُطابِق **داڑھی** شریف بھی سجالی، قُراٰنِ کریم حِفظ کرنے کی بھی نیّت کی۔ ایک اور اَہم **بات** یہ کہ جب وہ اجتماع میں شرکت کیلئے **صحرائے مدینہ** مدینۃُ الاَولیا **ملتان** شریف جارہے تھے تو ان کے والد اور والِدہ دونوں کے ہاتھ پر **فالج** (Stroke) کا حملہ ہوگیا تھا، وہ ذرا سا بھی ہاتھ نہیں ہلا سکتے تھے۔ اجتماع میں دُعا کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کے **فالج زدہ ہاتھ بھی ٹھیک** ہوگئے۔

www.dawateislami.net

ترا شکر مولا دیا مَدنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدنی ماحول

خدا کے کرم سے خدا کی عطا سے نہ دشمن سکے گا چھڑا مَدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اجتماع میں ثواب کی نیّت سے شرکت کرنی چاہئے

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے ایک اسلامی بھائی کے سنّتوں بھرا مَدَنی حُلیہ اپنانے اور اِنفرادی کوشش فرمانے کی بَرَکت سے ''راہِ حق'' کے مُتلاشی کو اپنی منزل مل گئی! اِس مَدَنی بہار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت سے بسا اوقات دنیاوی مسائل بھی حل ہوجاتے ہیں، مَثَلاً مریضوں کو شِفا مل جاتی ہے، بے روزگار برسرِ رُوزگار ہوجاتے ہیں۔ لیکن صِرف دنیاوی مسائل کے حل کی نیّت کرنے کے بجائے طلبِ عِلم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی نیّتیں ضَرور کرنی چاہئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دو قبروں میں ہونے والے عذاب کے اسباب

حضرتِ سیِّدُنا اَبی بَکْرَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حُضُورنبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بائیں طرف تھا۔ دَریں اَثنا ہم نے اپنے سامنے دو قبریں پائیں تو اللہ کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لادے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک ٹہنی (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

ایک ایک رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو **غیبت** اور **پیشاب** کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (مُسند اِمام احمد بن حنبل ج۷ ص۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو علمِ غیب ہے

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! **غیبتوں** اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا قَبْر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُبھن، دوپہر کی دھوپ کی تپش وجلن اور بُخار کی معمولی سی اَگن برداشت نہیں کرسکتا وہ قَبْر کا ہولناک عذاب کیسے سہہ سکے گا۔ **یااللہ** پاک! ہم پیشاب کی آلودگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، **پیارے پیارے مالِک!** ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور ہماری بے حساب مَغْفِرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم۔ بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو **عِلْمِ غیب** ہے جبھی تو بعطائے خدائے پاک **قَبْر** کا عذاب مُلاحظہ فرمالیا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولٰینا شاہ **امام احمد رضا** خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **حدائقِ بخشش شریف** میں فرماتے ہیں:

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں (حدائقِ بخشش ص۱۰۹)

قبر میں عذاب ہو رہا ہے

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم **ایک قَبْر** کے پاس تشریف لائے جس میں میِّت کو عذاب ہو رہا تھا تو ارشاد فرمایا: ''یہ لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔'' پھر ایک **تر ٹہنی** منگوائی اور اُسے قَبْر پر رکھ کر ارشاد فرمایا: جب تک یہ تَر رہے گی اس کے عذاب میں کمی رہے گی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۳۵ حدیث ۲۴۱۳)

قبروں پر پھول ڈالنا مستحب ہے

اے عاشقانِ رسول! گُزشتہ دونوں احادیثِ مُبارَکہ میں پیشاب سے نہ بچنے والے اور **غیبت** کرنے والے کے عذابِ قبر میں مُبتَلا ہونے کا تذکرہ ہے۔ ہر مسلمان کو احتِیاط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔ ان روایات میں قبر پر **تَر شاخ** رکھنے کا ذِکر ہے۔ اِس ضِمن میں **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنی مشہور کتاب **''جاءَ الحق''** حصّہ اوّل صَفْحہ 240 تا 241 پر فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ اس لئے عذاب کم ہوگا کہ جب تک (یہ شاخیں) تَر رہیں گی تسبیح پڑھیں گی۔ اس حدیث کی شَرح میں **علّامہ نَوَوِی** (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) فرماتے ہیں: اس حدیث سے عُلَما نے قبر کے پاس قراٰن پڑھنے کو مُسْتَحَب فرمایا۔ کیونکہ تلاوتِ قراٰن شاخ کی تسبیح سے زیادہ اس کی حقدار ہے کہ اس سے عذاب کم ہو۔ **طَحْطاوِی عَلٰی مَراقِی الْفَلاح** صَفْحہ 364 میں ہے: ہمارے بعض مُتَأَخّرین (مُ۔تَ۔اَخْ۔خِرِین) اصحاب نے اِس حدیث کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ ''خوشبو اور پھول چڑھانے کی (مسلمانوں میں) جو عادت ہے وہ **سنّت** ہے۔'' مفتی صاحِب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث اور محدِّثین وفُقَہا کی عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ہر سبز چیز (یعنی سبزے) کا رکھنا ہر مسلمان کی قَبْر پر جائز ہے۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان قبروں پر (تَر) شاخیں رکھیں جن کو عذاب ہو رہا تھا اور دوسرے یہ کہ عذابِ قبر کی کمی سبزے کی تسبیح کی برکت سے ہے۔۔۔ لہٰذا اگر ہم بھی آج (قبروں پر) پھول وغیرہ رکھیں تو بھی اِنْ شَآءَ اللہ میّت کو فائدہ ہوگا بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں کو کچّا رکھنے میں یہ ہی مَصْلَحت ہے کہ بارش میں اس پر سبز گھاس جمے اور اس کی تسبیح سے میّت کے عذاب میں کمی ہو۔

ہے کون کہ گِریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بے کس کے اُٹھائے تِری رَحمت کے بَھرن پھول (حدائقِ بخشش ص ۷۹)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❀ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لئے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

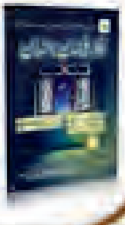
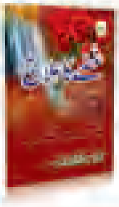
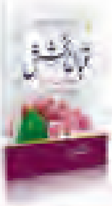
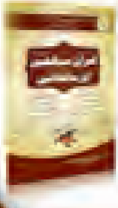

978-969-722-126-4

01082092

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net